REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم یکشنبہ ۶ شعبان ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱۰؍

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۵ تبلیغ ۱۳۳۸ ھش ۱۵ فروری ۱۹۵۹ء | نمبر ۴۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۴ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل یہاں علالت طبع کے باوجود نماز جمعہ پڑھائی۔ اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے احباب جماعت کو تحریک جدید اور وقف جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے۔ اور چندوں کے وعدہ جات جلد از جلد ارسال کرنے کی طرف توجہ دلائی احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد پوری صحت عطا فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے آمین

پاکستان اس سال اناج درآمد کرنے پر اپنے خزانے سے صرف دو کروڑ روپے خرچ کرے گا

لاہور میں سول اور فوجی حکام سے حکومت پاکستان کے سکرٹری جنرل جناب عزیز احمد کا خطاب

لاہور ۱۴ فروری۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ پاکستان کو اس سال اناج درآمد کرنے پر اپنے خزانہ سے صرف دو کروڑ روپے خرچ کرنے پڑیں گے۔ اس امر کا انکشاف کل یہاں حکومت پاکستان کے سکرٹری جنرل جناب عزیز احمد نے سول اور فوجی حکام سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ آپ مارشل لا کے نفاذ سے قبل اور بعد کے حالات کا موازنہ کر رہے تھے۔ آپ نے بتایا ۱۹۵۹ء میں حکومت اناج درآمد کرنے پر اپنے خزانے میں سے ۸ کروڑ روپے اور غیر ملکی امداد میں سے ۲۲ کروڑ روپے خرچ کرے گی جبکہ گزشتہ سال میں حکومت نے اپنے خزانے میں سے ۴۷ کروڑ اور گزشتہ سال کے دوران غیر ملکی امداد میں سے ایک ارب ۲۷ کروڑ روپیہ خرچ کیا تھا۔ آپ نے مزید بتایا کہ ان ۸ کروڑ میں سے جو اس سال حکومت اپنے خزانے میں سے خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ہمیں صرف ۲ کروڑ روپے ہی خرچ کرنے پڑیں گے کیونکہ عمدہ قسم کا چاول برآمد کرنے سے چھ کروڑ روپے ہمیں آمد ہو جائے گی۔ اشیائے صرف کی قیمتوں میں کمی۔ رشوت۔ بددیانتی۔ چور بازاری اور سمگلنگ کی روک تھام سول نظم و نسق

انڈونیشیا میں تمام سابق ولندیزی جاگیروں کو قومی ملکیت میں لینے کا فیصلہ

جاکرتہ ۱۴ فروری۔ انڈونیشیا کی حکومت نے تمام سابق ولندیزی جاگیروں اور املاک کو قومی ملکیت میں لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ گزشتہ سال کے اواخر میں پارلیمنٹ نے اس بارہ میں ایک قانون پاس کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ حکومت کو فیصلہ کرنا چاہیئے کہ کون کون سی فرم یا جاگیر کو قومی ملکیت میں لیا جائے۔ یہ فیصلہ اسی قانون کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ ہالینڈ کی حکومت نے اس کے خلاف پرزور احتجاج کیا ہے۔

شیخ محمد محسن صاحب وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے لائل پور سے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ ان کے بہنوئی شیخ محمد محسن صاحب ۱۳-۱۴ فروری ۱۹۵۹ء کی درمیانی شب حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے ہیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ہر طرح ان کا حامی و ناصر ہو آمین

روسی پریذیڈیم نے سمجھوتے کی تصدیق کر دی

ماسکو ۱۴ فروری۔ روسی پریذیڈیم نے روس اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان اس سمجھوتے کی تصدیق کر دی ہے۔ جس کے تحت اسوان بند کی تعمیر کے سلسلہ میں روس جمہوریہ کو مالی امداد دے گا۔ اس سمجھوتے پر گزشتہ سال ستمبر میں دستخط ہوئے تھے۔ روس نے سمجھوتے کے تحت اسوان بند کی تعمیر کے لئے ۳ کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ اسٹرلنگ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کے مقررین کی شاندار کامیابی

آل پاکستان قائد اعظم میموریل مباحثہ (انگریزی) کی ٹرافی جیت لی

تعلیم الاسلام کالج یونین ربوہ کے مقررین جناب محمد اجمل غوری اور جناب عبد اللہ ابوبکر پر مشتمل ٹیم نے مورخہ ۱۱ فروری کو بہاولپور کے ایس۔ ای۔ کالج کے آل پاکستان قائد اعظم میموریل مباحثہ (انگریزی) کی ٹرافی جیت لی ہے منصف حضرات کے فیصلہ کے مطابق جناب محمد اجمل غوری اول اور جناب عبد اللہ ابوبکر سوم قرار دیئے گئے۔

اسی مباحثہ کے اردو مقابلہ میں ٹی۔ آئی کالج کے مقرر جناب منور احمد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ یاد رہے اسلامیہ کالج (ریلوے روڈ) لاہور کے ۴ فروری ۱۹۵۹ء کے آل پاکستان اردو مباحثہ میں بھی جناب منور احمد صاحب نے چوتھی پوزیشن حاصل کی تھی۔

(سکرٹری تعلیم الاسلام کالج یونین)

۲ کی از سر نو تنظیم زرعی اصلاحات، زر مبادلہ کی بچت، مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلہ میں فوری اور موثر اقدامات وغیرہ کا تفصیلی ذکر کرنے کے بعد آپ نے کہا ہم ملک کے اندر اندر ملک

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ فروری

تعصّب

ایک معاصر اپنے ایک ادارتی نوٹ میں "اخبار نویسی یا آتش زنی" کے زیر عنوان رقمطراز ہے۔

"۱۹۴۷ء کے ہنگاموں ان سے پہلے اور ان کے بعد برصغیر ہندو پاک کے باشندوں کو جو ہولناک مصائب برداشت کرنے پڑے اگر ان کے اسباب کا کھوج لگایا جائے تو غیر ذمہ دار متعصب اخبار نویسوں کا ایک بڑا گروہ اس تباہی کا سب سے زیادہ ذمہ دار نظر آئے گا۔ سطحی جذبات رکھنے والے یہی لوگ تھے۔ جنہوں نے خیالی اندیشوں کی بناء پر اپنی سطح کے لوگوں کو مشتعل کیا۔ اور نتیجے کے طور پر لاکھوں انسانوں کے خون سے زمین رنگی گئی اور اربوں روپے کی املاک کا نقصان ہوا۔

معمولی سمجھداری کا تقاضا یہ تھا کہ ماضی قریب کے اس عبرتناک تجربے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس غلط اور نہائت ہی مہلک رویئے کو ترک کر دیا جاتا۔ اور حقیقت پسندی اور انصاف کی پالیسی اختیار کرتے ہوئے اپنی صلاحیتوں سے کوئی تعمیری کام لیا جاتا۔ لیکن ایسا اندازہ ہوتا ہے کہ اس قدر گراں قیمت ادا کرنے کے بعد بھی ان حضرات کو کسی قسم کی عبرت حاصل نہیں ہوئی۔ چنانچہ اگر ہمارے ہمسایہ ملک بھارت کے اخبارات کا مطالعہ کیا جائے۔ تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے فاضل مدیران کی اکثریت آج ۱۹۵۹ء میں بھی جبکہ پاکستان اور بھارت دو آزاد ملکوں کی حیثیت سے حقیقت بن کر سامنے آ چکے ہیں۔ وہ اسی ذہن میں سوچ رہے ہیں جس سے ۴۶، ۱۹۴۷ء میں غور فرمایا کرتے تھے مسلمانوں کو اپنا سب سے بڑا دشمن اور پاکستان کو اپنے لئے سب سے بڑا خطرہ ثابت کرنا ان شریف لوگوں کا سب سے دلچسپ موضوع ہے۔ اور اسی سلسلے میں وہ ایسی ایسی حرکات کرتے رہتے ہیں۔ کہ اس انداز کے زہریلے پروپیگنڈے کے نتائج محسوس کرنے والا کوئی بھی شخص حیران ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا"۔

(الیشیا لاہور ۱۴ فروری ۱۹۵۹ء)

یہ واقعی درست ہے کہ ۱۹۴۷ء میں جو معصوم ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کا بے تحاشہ خون بہایا گیا۔ اس کی تقریباً تمام تر ذمہ داری متعصب اخبارات پر عائد ہوتی ہے۔ بلکہ ہم تو یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ برصغیر ہند کی تقسیم اسی نوع کے اخبارات کا ہی کارنامہ ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس کی بنیادی وجہ ہندو قوم کی فطری فرقہ وارانہ ذہنیت ہی ہے۔ لیکن ہندو سکھ اور مسلمان صدیوں سے مل جل کر رہنے کی وجہ سے باہم اس قدر مانوس ہو چکے تھے۔ کہ اگر وہ چاہتے تو آئندہ بھی گزارا کر سکتے تھے۔ لیکن ہندوؤں کی فرقہ وارانہ ذہنیت نے ایسا نہ ہونے دیا۔ ہمیں یہاں ان تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ تاہم حقیقت یہی ہے کہ تقسیم کو اگر قبول کر لیا گیا تھا۔ تو پھر چاہیئے تھا کہ خاموشی سے اس کو برداشت کیا جاتا۔ تاکہ کسی کا نقصان نہ ہوتا۔ لیکن خاصکر اخبارات نے اس آگ کو اتنا بھڑکا رکھا تھا۔ کہ تخریبی عناصر کو اس سرزمین کو دونوں طرف خون سے لالہ زار بنانے کا موقعہ مل گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ تعصب بہت بری بلا ہے۔ اور یہی تعصب ہے جو آج بھی دونوں ملکوں کو چین نہیں لینے دیتا۔ ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ معاصر نے بھارتی اخبارات پر جو الزام عائد کیا ہے۔ وہ ہمارے تجربہ میں بھی سو فیصدی درست ہے۔ آج کئی ایک بھارتی اخبارات خاصکر وہ اخبارات جو اردو میں شائع ہوتے ہیں۔ پاکستان کے خلاف نہائت گندہ اور بالکل مبنی بر کذب پروپیگنڈا کرنے میں مصروف ہیں زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ بعض تخریب پیشہ اخبارات کے علاوہ بھی ایک آدھ اخبارات آجکل بھارت میں ایسے ہیں جو باوجود دوسری باتوں میں ہوش و حواس قائم رکھے کے پاکستان کا نام آتے ہی جامہ سے باہر ہو جاتے ہیں۔ ایسے اخبارات کی نیت پر ہم حملہ نہیں کرتے۔ لیکن انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ پاکستان کے متعلق تلخ باتیں لکھنے سے وہ کسی کو فائدہ نہیں پہنچا رہے۔

پاکستانی اخبار نویسوں کو بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اگر انہیں بھارتی اخبارات پر گلہ ہے تو اس کا فائدہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ خود اچھی مثال پیش نہ کریں۔ پاکستان یا بھارت یا کسی ملک کی بھی یہ وفاداری نہیں ہے۔ کہ اس کے اخبار نویس مخالف ملکوں کے متعلق افترائیں شائع کر کے دوسروں سے خلاف اپنے ملک والوں کے جذبات برانگیختہ کریں۔ سچ تو یہ ہے کہ سچی بات کہتے وقت بھی ہمیں ایسا طریق اختیار کرنا چاہیئے جو حدود تہذیب سے متجاوز نہ ہو۔ اور جس سے بجائے مخالفت کی خلیج کم ہونے کے وسیع تر ہوتی ہو۔ یہی بات اندرون ملک کے گروہوں کے متعلق بھی سو فیصدی درست ہے۔ اور ہمیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ تعصب خواہ کسی رنگ میں ظاہر کیا جائے اس کا نتیجہ فساد فی الارض کے سوا کچھ نہیں نکل سکتا

کیا آپ کے ہاں مجلس انصار اللہ قائم ہے

مجلس انصار اللہ (جو چالیس سال یا اس سے زائد عمر کے تمام احمدی احباب پر مشتمل ہے) کے قیام کا اصل مقصد یہ ہے، کہ اراکین مجلس اسلام کی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کریں۔ قرآن کریم خود سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو نہ صرف خود اپنائیں بلکہ اپنی اولاد کو بھی اسی رنگ میں رنگین کریں۔ یہی خالصتہً دینی مقصد مجلس انصار اللہ کے سامنے ہے۔

اس اعلان کے ذریعہ ان جماعتوں کے امراء و صدر اصحاب کی خدمت میں جہاں ابھی تک مجلس انصار اللہ قائم نہیں ہوئی گذارش ہے کہ وہ اپنی پہلی فرصت میں ۴۰ سال یا اس سے زائد عمر کے تمام احباب کو جمع فرما دیں۔ اور ان میں سے کسی دوست کا بطور زعیم انتخاب کروا کے اپنی گرانقدر رائے کے ساتھ منظوری کے لئے نام مرکز میں بھجوا دیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ نور احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کی وفات

محترم شیخ نور احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کی اہلیہ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے مورخہ ۹ فروری ۱۹۵۹ء بروز پیر بوقت چار بجے شام داغ مفارقت دے کر مولائے حقیقی سے جا ملی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ اعلےٰ اخلاق کی مالک تھیں اپنے اندر بہت سی خوبیاں رکھتی تھیں۔ ارکان اسلام کی سختی سے پابند تھیں۔ نماز اور دعا سے تو ان کو ایک قسم کا عشق تھا۔ زندگی کے ابتدائی دور میں ہی وصیت کر دی تھی۔ مرحومہ کا جنازہ وفات کے اگلے روز ربوہ لایا گیا۔ اور بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحومہ کی وفات کے وقت ان کے صرف ایک ہی بھائی تھے۔ جو قادیان میں ہونے کی وجہ سے ان کا آخری دیدار بھی نہ کر سکے۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو لڑکیاں اور تین لڑکے چھوڑے ہیں۔ جن میں سوائے ایک لڑکی کے باقی سب ابھی کمسن ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و رحم سے مرحومہ کی مغفرت فرمائے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کا ہر حال میں حامی و ناصر ہو آمین

ملک منور احمد جاوید گنج مغلپورہ

درخواست دعا:۔ مکرم شیخ محمد الدین صاحب بھیرہ سرگودھا ایک لمبے عرصہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ اور ان کی پریشانیوں کو دُور کرے ؎

ہدایت انسانی کیلئے وحی کے تواتر کی ضرورت

(از مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق، بی ایس سی - واقف زندگی)

(مورخہ ۳ر فروری کو جامعہ احمدیہ میں مذاکرہ علمیہ منعقد ہوا! اس میں یہ مقالہ پڑھا گیا)

آج مادی ترقی کا دور ہے اور ہر ایک کی پرواز مادیت تک ہی محدود ہے اسی لئے آج یہ بات سننے میں آتی ہے کہ ایک کامل شریعت کے ہوتے ہوئے کیا ضرورت ہے کہ پھر بھی خدا تعالیٰ بندوں پر وحی والہام نازل کرتا چلا جائے۔ خصوصاً جبکہ اس زمانے میں عقلِ انسانی ارتقاء کے انتہائی منازل پر جا پہنچی ہے۔ اور انسان اپنی زندگی کے لائحہ عمل کو گذشتہ زمانے میں نازل شدہ شریعت سے عقل کے ذریعہ اخذ کر سکتا ہے!!

سوچنا چاہیئے کہ بیشک ایک کامل شریعت کے بعد پھر ایک ایسی وحی کا نازل ہونا جو ایک نئی شریعت کی حامل ہو عقلاً ممتنع ہے۔ مگر وحی کا کام صرف شریعت لانا ہی تو نہیں۔ بلکہ شریعت کے موجود ہوتے ہوئے بھی وحی کا نزول مذہب کی جان ہے۔ کیونکہ کسی شریعت کا کمال یہی ہے۔ کہ وہ بندے کو خدا تعالیٰ سے ملاتی ہے۔ اب خدا تعالیٰ تو نظر نہیں آتا نہ ہی حواس ظاہریہ سے اس کا ادراک کیا جا سکتا ہے۔ پھر کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ بندے کا رشتہ خدا تعالیٰ سے ہو گیا ہوگا۔ صرف وحی و الہام ہی ہے جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ملتا ہے۔ اور ضرور ہے کہ یہ سلسلہ تواتر کے ساتھ دنیا میں قائم رہے۔ اگر خدا تعالیٰ پہلے بولتا تھا۔ اب نہیں بولتا۔ تو پھر اگر یہ کہہ دیا جائے کہ خدا تعالیٰ اب سمیع و بصیر بھی نہیں۔ اور علیم و قدیر بھی نہیں رہا۔ اور اسی طرح اس کی تمام صفات معطل ہو گئی ہیں۔ تو کیا جواب ہوگا۔ وہ وراء الوراء ہستی ہے۔ اس کی رؤیت ممکن ہی نہیں بلکہ اس کا کلام ہی ہے۔ جو اس کی ذات کا یقین دلا سکتا ہے۔ اگر یہ دروازہ بھی بند ہو جائے۔ تو پھر اس پر یقین دلانے کا کونسا دروازہ کھلا ہے؟

پھر محض شریعت کا کتاب میں موجود ہونا تو کافی نہیں۔ جس طرح فزکس، کیمسٹری اور دیگر علوم کو محض کتابوں سے نہیں سیکھا جا سکتا، بلکہ ایسے علوم حاصل کرنے کے لئے ایسے نمونوں اور تشریح کرنے والے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جن کو دیکھ کر یا جن سے پوچھ کر انسان ان علوم کی باریکیاں سمجھ سکے۔ اسی طرح شریعت کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے ان روحانی استادوں کی ضرورت ہے۔ جو صاحب تجربہ ہوں جن پر خود وحی نازل ہوتی ہو۔ محض شریعت کا کتاب میں موجود ہونا تو کچھ نہیں کر سکتا۔

اس کے علاوہ، امتدادِ زمانہ کی وجہ سے، باوجود شریعت کے محفوظ ہونے کے، دلوں سے شریعت کی حقیقت محو ہو جاتی ہے، یہ ایک بدیہی بات ہے آج تک تمام مذاہب کے پیروؤں کا یہی حال ہوا ہے۔ اور اس میں ایک بھی استثناء نہیں، بیشک ظاہری طور پر شریعت موجود بھی ہو، مگر چونکہ معنوی طور پر بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے عقل کا یہی تقاضا ہے کہ وقتاً فوقتاً، بالتواتر ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو تازہ بتازہ وحی الٰہی کی روشنی میں اس معنوی بگاڑ کی اصلاح کر کے لوگوں کو ہدایت کے راستے پر گامزن کرتے رہیں۔

پھر سوچنا چاہیئے کہ اگر وحی کا سلسلہ بند ہو جائے تو مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ وحی والہام کا لفظ مبہم ہو کر رہ جائے گا اور وحی کا سمجھنا لوگوں کی عقلوں سے بالا ہو جائے گا۔ اور جب وہ پہلے واقعات پڑھیں گے۔ کہ خدا تعالیٰ نے فلاں نبی کی طرف یہ وحی کی تو اسے ایک عجوبہ خیال کریں گے، اور مافوق الطبیعت خیال کر کے وحی والہام کے نظریہ ہی کو لغو قرار دے دیں گے۔ اور ساتھ ہی مذہب کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور جس عقل پر آج انسان اس قدر نازاں ہے کہ اسے شریعت کی باریکیاں سمجھنے کے لئے وحی الٰہی سے مستغنی قرار دیتا ہے۔ وہی عقل اس شریعت کے الہامی ہونے کا بھی انکار کر دے گی۔ کیونکہ جب وحی کا مفہوم ہی وہ نہ سمجھ سکے گی۔ تو ایک ضخیم الہامی کتاب پر ایمان لانے کا سوال ہی اٹھ جائے گا۔ اسی لئے خدا تعالیٰ بعض اوقات بدکاروں کو بھی سچی خوابیں دکھا دیتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ الہام بھی کر دیتا ہے۔ تاکہ لوگ اس ازلی نظریہ کو ایک وہمہ نہ خیال کرنے لگ جائیں۔

اس کے علاوہ جاننا چاہیئے کہ ہر چیز کا اپنا اپنا دائرہ عمل ہوتا ہے۔ بیشک آج انسانی عقل بہت بلند مقام پر سمجھی جاتی ہے مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ اپنی طاقت سے زیادہ بوجھ اٹھا سکتی ہے۔ عقل کے علاوہ خدا تعالیٰ نے وحی و کشف کی مخفی قوت بھی انسان کے اندر ودیعت کی ہے اور جہاں عقل اپنی آخری حد تک پہنچ کر بیکار ہو جاتی ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ اپنے عباد کی وحی والہام اور کشف سے دستگیری فرماتا ہے ——— پس جب عقل کا دائرہ الگ ہے۔ اور وحی کا دائرہ الگ۔ تو یہ کہنا کہ چونکہ عقل انسانی ارتقاء کے منازل طے کر چکی ہے اس لئے آئندہ ہدایت کے لئے وحی کی ضرورت نہیں۔ ایک بے معنی بات بن جاتی ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "سرمہ چشم آریہ" میں فرمایا ہے، عالم تین قسم کے ہیں:-

- ایک عالم ظاہر ہے، جو آنکھ، کان اور دیگر حواس ظاہریہ کے ذریعہ اور آلاتِ خارجی کے توسل سے محسوس ہو سکتا ہے۔
- دوسرا عالم باطن ہے۔ جو عقل اور قیاس سے سمجھ میں آ سکتا ہے۔
- تیسرا عالم باطن در باطن ہے۔ جو "غیب محض" ہے۔ جس تک پہنچنے کی عقلوں کو طاقت نہیں دی گئی اور اس عالم پر وحی وکشف کے ذریعہ سے اطلاع ملتی ہے اور

وصیّت کی اہمیّت

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

"اس وقت میرے نزدیک کم از کم یہ تحریک ہونی چاہیئے۔ کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کرے۔ دُنیا میں ہر چیز کے مظاہرے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ ہمارے ہاتھ سے قادیان نکل جانے کی وجہ سے دشمن کی نظریں اس وقت خاص طور پر اس امر کی طرف لگی ہوئی ہیں کہ بہشتی مقبرہ ان کے ہاتھ سے نکل گیا ہے اب ہم دیکھیں گے کہ یہ لوگ کیسے وصیت کرتے ہیں۔ اس اعتراض کو دُور کرنے کیلئے ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہر احمدی وصیت کرے اور دُنیا کو بتا دے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے وعدوں پر جو ایمان اور یقین حاصل ہے وہ قادیان کے ہاتھ سے نکلنے یا نہ نکلنے سے وابستہ نہیں۔ ہم ہر حالت میں اپنے ایمان پر قائم ہیں ...... اور کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جس نے وصیت نہ کی ہو"

(الفضل ۵ر جون ۴۸ء)

جب پہلے دو عالموں کی دریافت کے لئے انسان کو طرح طرح کے حواس اور قویٰ دئے گئے ہیں تو ضروری ہے کہ تیسرے عالم کی دریافت کے لئے کوئی ذریعہ ہو چنانچہ وہ ذریعہ وحی و کشف ہے۔ جو کسی زمانے میں موقوف نہیں ہو سکتا، بلکہ اس کی شرائط بجا لانے والے اس سے ہمیشہ حصہ پاتے رہے ہیں اور عقلاً آئندہ بھی ہمیشہ پاتے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ جب پہلے دو عالموں کی دریافت کے ذرائع میں توقف نہیں ہوتا، تو تیسرے عالم کی دریافت کا ذریعہ کیونکر مسدود ہو سکتا ہے۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں، کہ اگر کسی مجلس میں کوئی شخص کہدے، کہ وہ جوتش یا نجوم یا ہاتھ کی لکیروں سے انسان کے آئندہ کے حالات بتا سکتا ہے۔ تو فوراً سینکڑوں ہاتھ آگے نکل آئیں گے۔!!!

پس ضروری ہے کہ انسان کی عالم غیب کے دریافت کرنے کی زبردست اُمنگ کو پورا کرنے کے لئے وحی والہام کا سلسلہ تواتر سے جاری رہے۔

پھر جاننا چاہیئے کہ وحی کے بغیر فطرت کی نشوونما نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وحی ایک پانی ہے۔ جو آسمان سے فطرت کی زمین پر نازل ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ پانی کے بغیر زمینی طاقتیں ابھر نہیں سکتیں۔ اور کوئی نہیں کہتا کہ جب بیج اور نشوونما کی طاقت زمین میں موجود ہے۔ تو پھر پانی کی کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ پانی نہ بیج لاتا ہے اور نہ زمین میں نشوونما کی طاقت پیدا کرتا ہے۔ مگر ہر ایک جانتا ہے کہ پانی بیج اور نشوونما کی طاقت تو نہیں لاتا۔ مگر وہ نشوونما کی طاقت کو ابھارتا ہے۔ اسی طرح بے شک شریعت موجود ہے۔ اور بے شک عقلیں ارتقاء کی کتنی بھی منازل طے کر چکی ہوں۔ مگر وحی الٰہی کے پانی کے بغیر کچھ کام نہیں چل سکتا۔

پس انسانی ہدایت کے لئے وحی الٰہی کے تواتر کی اشد ضرورت ہے۔ اور اس کی تائید میں انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس (Encyclopaedia of Religion and Ethics) میں لفظ Revelation کے تحت لکھا ہے کہ:-

"The Best men, now desire revelation"

یعنی بنی نوع انسان کا اعلیٰ طبقہ اب بھی وحی کا متمنی ہے۔

اور قرآن کریم جو ایک طرف "الیوم اکملت لکم دینکم" کا دعوےٰ کرتا ہے۔ وہ بھی انہی وجوہ کی بناء پر وحی الٰہی کے تواتر کے حق میں فرمایا کہ:-

ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ ...... (حٰم سجدہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے مصلح موعود کی تعیین

(از مکرم مولوی ابوالبشارت عبدالغفور صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ)

اللہ تعالےٰ نے اپنی ہستی کے اظہار کے لئے اور صداقت اسلام اور حضرت مسیح موعود کی تصدیق کے لئے جو خصوصی آسمانی نشانات ہمارے زمانہ میں ظاہر فرمائے ان میں سے ایک اہم نشان "پسر موعود" کا نشان ہے۔

اس نشان کی عظمت اس لحاظ سے بہت بڑھ جاتی ہے۔ کہ آج سے چودہ سو سال پیشتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے یہ خبر دی۔ کہ وہ آپ کے دین کی خدمت و اشاعت کے لئے آخری دنوں میں ایک بابرکت و ذی شان وجود عطا فرمائیگا۔ جس کی شادی کا خاص انتظام کرے گا۔ اور اس سے پاک اور صالح اولاد عطا فرمائیگا۔ جیسے فرمایا۔

یتزوج و یولد لہ

چنانچہ جب اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو مبعوث فرمایا۔ تو آپ نے اپنے آپ کو مذکورہ بالا پیشگوئی کا مصداق قرار دیتے ہوئے فرمایا:-

قد اخبر رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم۔ ان المسیح الموعود یتزوج و یولد لہ ففی ھذا اشارۃ الی ان اللّٰہ یعطیہ ولدا صالحاً یشابہ اباہ ولا یاباہ ویکون من عباد اللّٰہ المکرمین والسر فیہ ذالک ان اللّٰہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء بذریۃ الا اذا قدر تولید الصالحین۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اسے اولاد عطا کی جاوے گی۔ آپ کے اس ارشاد میں یہ اشارہ تھا کہ اللہ تعالےٰ مسیح موعود کو ایسی صالح اولاد عطا کرے گا۔ جو باپ کی طرح ہو گی جو خدا کے مکرم بندوں میں سے ہوگی۔ اس میں بھید یہ تھا کہ خدا انبیاء اور اولیاء کو اولاد کی جب بشارت دیتا ہے۔ تو پاک اولاد کی ہی بشارت دیتا ہے۔

اس تقدیر خداوندی کے مطابق حضرت مسیح موعود کو چار لڑکے عطا کئے جانے کا وعدہ فرمایا گیا۔ اور اس مبارک پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود کو چار لڑکے عطا فرما بھی دئے چنانچہ آپ تریاق القلوب کے صفحہ ۲۰۱ ۲ پر تحریر فرماتے ہیں:-

"اول تو خدا تعالیٰ نے چار لڑکوں کے پیدا ہونے کی اکٹھی خبر دی۔ اور پھر ہر ایک لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے اپنے الہام سے اطلاع کر دی کہ وہ پیدا ہونے والا ہے اور پھر وہ تمام پیشگوئیاں لاکھوں انسانوں میں شائع کی گئیں۔ تمام دنیا میں پھرو۔ اگر اس کی کہیں نظیر ملے تو پیش کرو۔ اور عجیب تر یہ کہ چار لڑکوں کے پیدا ہونے کی خبر جو سب سے پہلے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں دی تھی۔ اس وقت ہر چہار لڑکوں میں سے ابھی ایک بھی پیدا نہ ہوا تھا۔"

بشیر ثانی کی مخصوص صفات

اللہ تعالےٰ نے چار بچوں کی بشارت دیتے ہوئے یہ فرما دیا۔ کہ ان چار لڑکوں میں سے پہلا بچہ جو بشیر اول کے نام سے موسوم ہوگا۔ چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو جائے گا۔ اس کے بعد بلا توقف دوسرا بشیر دیا جائے گا اور وہ "صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔" وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس سے اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا...... وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ فرزند۔ دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الحق والعلاء۔ کان اللّٰہ نزل من السماء —— مبارک۔ جلال الٰہی کے ظہور کا موجب۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا تعالےٰ نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ زمین کے کناروں تک شہرت پائے۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی

میعاد پیدائش

بشیر ثانی کی پیدائش کے لئے اللہ تعالےٰ نے زیادہ سے زیادہ ۹ برس کے عرصہ کی مدت مقرر فرمائی جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"اس عاجز کے اشتہار مورخہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء جس میں ایک پیشگوئی دربارہ تولد ایک فرزند صالح ہے۔ جو بہ صفات مندرجہ اشتہار پیدا ہوگا...... ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو۔ خواہ دیر سے ہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائیگا۔"

(اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء)

ناموں کی تعیین

اللہ تعالیٰ کی وحی اور الہام کے ماتحت حضرت مسیح موعودؑ کو جہاں یہ بتایا گیا کہ بشیر ثانی ۹ سال کے اندر اندر ضرور پیدا ہوگا۔ وہاں آپ کا نام بھی بتایا گیا۔ جیسا کہ حضور اقدس فرماتے ہیں "مطابق پہلی پیشگوئی کے ایک لڑکا پیدا ہوگیا اور فوت بھی ہوگیا۔ اور دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا۔ کہ دوسرا بشیر دیا جائیگا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں"

(سبز اشتہار صفحہ ۱۲)

۲۔ مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔"

(سبز اشتہار صفحہ ۳۲)

۳۔ اور خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا جس کا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا (سبز اشتہار صفحہ ۲۷)

پیشگوئی کی عظمت و شان

حضرت مسیح موعود اس پیشگوئی کی عظمت و شان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"مفہوم پیشگوئی کا اگر بنظر یکجائی دیکھا جاوے تو ایسا بشری طاقتوں سے بالاتر ہے۔ جس کے نشان الٰہی ہونے میں کسی کو شک نہیں رہ سکتا۔ اور اگر شک ہو۔ تو ایسی قسم کی پیشگوئی جو ایسے ہی نشان پر مشتمل ہو پیش کرے۔ اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہیئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلےٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے

(اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء

۲- بفضلہ تعالیٰ واحسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

تاریخ پیدائش

"اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان کے ماتحت اور اپنی پیشگوئیوں کے مطابق ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو موعود بچہ حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ پیدا فرمایا۔ جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا۔ اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔"

(تبلیغ رسالت جلد اول ص ۱۴۸)

حضرت اقدسؑ کا ذاتی رجحان

حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیدائش پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ذاتی رجحان اسی طرف تھا کہ چونکہ یہ بچہ بشیر اول کی وفات کے بعد بلا توقف پیدا ہوا۔ اس لئے ہو نہ ہو یہی بچہ بشیر ثانی اور مصلح موعود ہے۔ اس لئے حضور نے فرمایا:-

"اگر باری جل شانہ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے جو اس پسر کے پیدا ہونے میں۔ جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین محمود رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو۔"

(اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

شان باری کا احترام

اس میں شک نہیں کہ حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کی پیدائش پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذاتی رجحان اور فراست روحانیہ و وجدان نورانی نے یہی چاہا کہ پسر موعود یہی بچہ ہو۔ مگر چونکہ حضرت اقدس کے نزدیک "جو لوگ خدا تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کرتے۔"

(ازالہ اوہام ص ۱۹۷ طبع اول)

اس لئے حضرت اقدس علیہ السلام نے باوجود اپنے ذاتی رجحان کے علیم کل اور قادر مطلق خدا کی شان کا ادب و احترام کرتے ہوئے اس کے انکشاف اور اسی کے الہام اور اسی کے علم اور تعیین کا انتظار کرتے ہوئے فرمایا:-

"کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔ مگر ابھی تک مجھ پر نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔"

(اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء
تبلیغ رسالت جلد اول ص ۱۴۸)

رسالہ سراج منیر کی اشاعت میں تاخیر کی وجہ

اللہ تعالیٰ نے جب ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو پہلی مرتبہ مصلح موعود کی خبر دی اس وقت آپ رسالہ سراج منیر لکھ رہے تھے اور اس رسالہ میں یہ پیشگوئی بھی تحریر فرما دی۔ مگر اس رسالہ کی اشاعت کو آپ نے روک لیا تاکہ جب اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے الہام و کلام سے واضح طور پر اطلاع دیدے گا۔ کہ پسر موعود اور مصلح موعود کا مصداق کون سا بچہ ہے۔ پھر آپ رسالہ سراج منیر میں اس کا اظہار فرما دیں گے۔ چنانچہ آپ نے سبز اشتہار کے صفحہ ۷ پر اپنے اس پاکیزہ خیال کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا "اور اسی خیال اور انتظار میں سراج منیر کے چھاپنے میں توقف کی گئی تھی کہ جب اچھی طرح الہامی طور پر لڑکے کی حقیقت کھل جائے تب اس کا مفصل اور مبسوط حال لکھا جائے۔"

خدا تعالیٰ کا تعین

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہوا کہ آخر وہ وقت آگیا کہ جس انکشاف کے لئے رسالہ سراج منیر کی اشاعت کو روکا گیا تھا۔ وہ انکشاف ہو گیا۔ اور خدا تعالیٰ نے الہاماً مصلح موعود کی اصل حقیقت کو واضح فرما دیا۔ تو آپ نے رسالہ سراج منیر کو شائع فرمایا اور سبز اشتہار والے اپنے وعدہ کے مطابق پسر موعود حضرت فضل عمر محمود ایدہ اللہ کی تعیین کرتے ہوئے فرمایا:

۱۔ "پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا۔ اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔"

(سراج منیر صفحہ ۳۱)

۲۔ "سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا سو محمود پیدا ہو گیا۔ کس قدر یہ پیشگوئی عظیم الشان ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا خوف ہے تو پاک دل کے ساتھ سوچو"

(سراج منیر ص ۳۱)

پاک دل رکھنے والے کے لئے فی الواقعہ یہ نشان نہایت عظیم الشان نشان ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس فرماتے ہیں:

"غرض یہ عجیب تر بات ہے کہ آج سے چودہ برس پہلے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں اس زمانہ میں یہ پیشگوئی شائع کی گئی تھی کہ جبکہ ان چار موعود لڑکوں میں سے ایک بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ اور یہ بات بھی حیرت انگیز نشان ہے کہ انسان اپنے دعوے کی تائید میں چار لڑکوں کے پیدا ہونے کی پیشگوئی ایسے وقت میں کرے کہ جب کہ ان میں سے ایک کا بھی وجود نہ ہو اور جبکہ وہ خود پیرانہ سالی کے سن تک پہنچا ہو اور ماسوا اس کے دائم المریض ہو اور پسر چہارم کے لئے یہ شرط لگا دی کہ فلاں آدمی ابھی نہیں مرے گا جب تک وہ چوتھا لڑکا پیدا نہ ہو۔ ہر ایک دانشمند سمجھ سکتا ہے کہ یہ باتیں انسان کی طاقت سے بالا ہیں۔ اور اگر یہ پیشگوئیاں صرف زبانی ہوتیں اور شائع نہ کی جاتیں تو منکرین کے لئے انکار کی گنجائش رہ جاتی۔ مگر حق کے طالبوں کے لئے یہ خوش قسمتی ہے کہ یہ تمام پیشگوئیاں بہت مدت پیش از وقت شائع کی گئیں۔ چودہ سال پہلے بیان کرنا اور لاکھوں انسانوں میں تحریری اشتہارات کو مشتہر کر دینا کیا یہ انسان کا کام ہو سکتا ہے؟ دنیا میں کون ہے جو کسی قیافہ یا اٹکل سے پیشگوئی کر سکے کہ ضرور ہے کہ فلاں میری بیوی سے میرے گھر میں چار لڑکے پیدا ہوں۔ اور ضرور ہے کہ چوتھے لڑکے کا دوشنبہ سے کچھ تعلق ہو۔ اور ضرور ہے کہ فلاں شخص اس وقت تک فوت نہ ہو جب تک چوتھا لڑکا پیدا نہ ہو۔

اب ذرا سوچو کہ یہ کس عظمت اور شان کی پیشگوئی اس شخص کی ہے جس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔"

(تریاق القلوب ص ۱۰۱)

(باقی)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۹ء

مؤرخہ ۱۷ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۱۷-۱۸-۱۹ شہادت ۱۳۳۸ھش مطابق ۱۷ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد اطلاع دیں

سیکرٹری مجلس مشاورت

مخیّر احباب سے اپیل

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

جیسا کہ احباب کو علم ہے فضل عمر ہسپتال کے دو بلاک محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے مکمل ہو چکے ہیں۔ اور تیسرا بلاک تقریباً مکمّل ہے۔ ان حصوں میں سینٹری فٹنگ بھی لگائی جا چکی ہے۔ مگر بوجہ اس کے کہ ہسپتال پہاڑی کے دامن میں واقعہ ہے یہاں ٹیوب ویل نکالا جانا ممکن نہیں۔ اس وجہ سے پانی کی بہت دقت محسوس ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے سینٹری فٹنگ بھی کام نہیں کر سکتیں۔ اس دقت کو دور کرنے کے لئے یہ تجویز ہوئی ہے کہ موجودہ ٹیوب ویل محلہ دارالصدر سے پائپ کے ذریعہ پانی لایا جائے اور زمین میں ٹینک تیار کروا کر اس میں ڈالا جائے۔ پھر اس سے اُوپر ٹینکوں میں لیجایا جائے۔ اس پر اندازہ خرچ آٹھ دس ہزار روپے ہے۔ ہسپتال کی اِس اشد ضرورت کا احساس کرتے ہوئے مجھے اُمید ہے ایسے دوست سامنے آئیں گے جو اِس فوری ضرورت کے لئے رقم بطور عطیہ ادا فرمائیں گے۔ تاکہ ہم جلد از جلد ہسپتال کے لئے پانی کا انتظام کر سکیں۔ کیونکہ بغیر پانی کے ہسپتال کا کام اور صفائی ناممکن ہے۔

کیا آپ کے ہاں مجلس اطفال الاحمدیہ قائم ہے؟

جماعت احمدیہ کی آئندہ ترقی کا بہت کچھ انحصار احمدی بچّوں کی صحیح تربیت اور ان میں دین کی خدمت کا جذبہ پیدا کرنے پر منحصر ہے۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہمارے بالغ نظر امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایّدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس اطفال قائم فرمائی کہ:۔

"خدام الاحمدیہ کی ایک شاخ ایسی بھی کھولی جائے جس میں پانچ چھ سال کی عمر سے لیکر چودہ پندرہ سال تک کی عمر کے بچے شامل ہو سکیں۔"

(الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۳۸ء)

حضور کے اِس ارشاد کے ماتحت مجلس اطفال الاحمدیہ قائم کی گئی ہے۔ ضرورت اِس امر کی ہے کہ احباب اِس کی اہمیت کو محسوس فرمائیں۔ اور جہاں جہاں بھی خدام الاحمدیہ کی تنظیم قائم ہے وہاں مجلس اطفال الاحمدیہ بھی قائم کریں۔ اور یوں اپنے بچّوں کی مناسب تربیت کا انتظام کر کے اپنے فرض سے عہدہ برآ ہوں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

فرائض کی ادائیگی

زندہ قومیں اپنے فرائض کی ادائیگی میں کبھی بھی کوئی کوتاہی نہیں کرتیں۔

اخبار الفضل کی توسیع اشاعت بھی آپ کے فرائض میں داخل ہے۔ کیونکہ یہ آپ کا خالص دینی اور مرکزی اخبار ہے۔

اس کی اشاعت بڑھا کر اپنے اس فرض کو پورا کیجئے۔ (مینیجر الفضل)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ نصیر احمد صاحب بھٹی کی اہلیہ صاحبہ کا ٹانگہ کے حادثہ میں بازو ٹوٹ گیا ہے۔ تمام احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین (بشیر احمد قمر بھٹی)

۲۔ میرا امتحان میٹرک ۲۷ فروری سے شروع ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مجھے امتحان میں کامیابی عطا فرمائے۔

(خالدہ یعقوب ۴ ایمپریس کورس روڈ ــــ لاہور)

۳۔ میرے والد محترم حکیم سردار محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈگری۔ کافی عرصہ سے بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(سلیم احمد خلیل سال دوئم۔ بی۔ یو۔ ایم۔ ایس۔ سندھ طبیہ کالج حیدر آباد۔ مغربی پاکستان)

۴۔ خاکسار کے اکلوتے بیٹے عزیز عبدالحق کا ۵۹-۲-۲ کو سول ہسپتال جہلم میں اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہُوا ہے۔ احباب عزیز کی عاجلہ کاملہ صحت کے لئے دعا فرما دیں۔

(خاکسار عبدالصادق احمدی ۸۲۸ ڈھوک جہلم)

۵۔ عزیزم بشیر احمد متواتر بیمار چلا آ رہا ہے اور بے حد کمزور ہے، صحت یابی کے لئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(منور رشید احمد احمدی ڈیرہ غازیخاں)

۶۔ پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ دادو سندھ۔ ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرما دیں کہ اپریشن کامیاب رہے اور صحت یاب ہوں۔

(محمد شفیع بھٹی اوورسیر رہ ڈس احمدی۔ دادو سندھ)

۷۔ میرے لڑکے سردار احمد عمر ۵ سال کی ایک سال سے تپ محرقہ کے بعد زبان۔ کان۔ آنکھیں بند ہو گئی ہیں۔ ٹانگیں اب کچھ کام کرنے لگی ہیں۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ اس کو شفا بخشے۔ (علم الدین از کھارا مہاجر پڈیانوالہ۔ ڈاکخانہ چوہڑ کانہ منڈی)

۸۔ منشی مہر الدین صاحب عرائض نویس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرما دے۔

(حسین بخش احمدی احاطہ تحصیل کچہری ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور)

مجھے کافی عرصہ سے پیچش کی شکایت ہے۔ ان دنوں تکلیف زیادہ بڑھ گئی ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے التماس ہے کہ بندہ کی صحت یابی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور میں دعا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(منیر احمد خاں پارسل کلرک ریلوے اسٹیشن دہڑی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

شہزادہ فلپ

پرنس فلپ ڈیوک آف ایڈنبرا جو آجکل شاہی دورے پر پاکستان آئے ہوئے ہیں۔ ان کے شاہی آباؤ اجداد کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ ان کا ذکر ایک طویل فہرست کی صورت اختیار کر جائے گا۔ شاہ جارج ششم رشتہ میں ان کے چچیرے بھائی تھے اور ملکہ وکٹوریہ ان کی پڑدادی تھیں۔ آپ ڈنمارک کے اس شاہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جس نے گذشتہ صدی میں یونان کا تخت حاصل کیا تھا ڈنمارک کے اسی شاہی خاندان میں جس کا تعلق برطانیہ کے شاہی خاندان سے ہے۔ ملکہ الیگزینڈرا بھی شامل ہیں۔

۱۹۳۹ء سے قبل آپ سکول کی تعطیلات اپنی دادی مارکوئینس آف ملفورڈ ہیون کے پاس جرمنی میں اپنی بہنوں کے پاس گذارتے تھے۔ ارل ماؤنٹ بیٹن ان کے چچا تھے۔ ارل ماؤنٹ بیٹن کی عادات و خصائل سے وہ بہت متاثر ہوئے۔ اس کے علاوہ ان میں طبعی طور پر مزاح کی چاشنی بھی موجود ہے۔

نوعمر شہزادہ نے زمانہ تعلیم فرانس، جرمنی اور گارڈن سٹون (سکاٹ لینڈ) میں گذارا ان کی فطری قائدانہ صلاحیتیں سکول کے زمانہ میں ہی نمایاں ہو گئی تھیں سکول کی تعلیم کی تکمیل کے بعد لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے اتباع اور ان کے مشورہ سے شہزادہ نے ڈارٹ متھ کے شاہی بحریہ کے کالج میں داخلہ لیا تھا

نوجوان شہزادے کی تربیت ڈارٹ متھ میں ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ یورپ میں جنگ چھڑ گئی۔ اور گیارہ برس جو انہوں نے شاہی بحریہ کے ایک افسر کی حیثیت سے گذارے۔ ان کا بیشتر حصہ جنگی خدمات ہی میں بسر ہوا۔ ڈیوک کے کردار کا جائزہ لیتے وقت ان کی اس ابتدائی زندگی کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے

شادی کے بعد جب بالآخر انہیں شاہی بحریہ سے اپنا تعلق قطع کرنا پڑا۔ تو انہوں نے جنگی جہاز "میگ پائی" کی کمان کے ایام کو اپنی سمندری زندگی کے سرور ترین ایام قرار دیا۔

آیا ان میں وسعت نظر فطری طور پر ہے یا یہ خصوصیت ان کے چچا نے ان میں پیدا کی ہے۔ اس معاملہ میں خیال آرائی ممکن ہے۔ لیکن یہ مسلمہ امر ہے کہ ان میں یہ صفت موجود ہے اور اس کے بہت سے شواہد موجود ہیں۔ اس کی سب سے بین مثال ان کا وہ خطبہ صدارت ہے جو انہوں نے ۱۹۵۱ء میں برطانوی سائنسی ترقیات انجمن میں پڑھا تھا، اس خطبے میں انہوں نے گذشتہ سو سال میں سائنس اور فنی علوم میں برطانیہ کا حصہ کے موضوع پر خیالات کا اظہار کیا۔ خطبے کا کچھ حصہ انہوں نے اپنی بحری ملازمت کے آخری دنوں میں مرتب کیا تھا۔

یہ خطبہ اس قدر جامع تھا کہ ہر کوئی اس کا گرویدہ ہو گیا۔ انجمن کے سابق صدر سر ہیرلڈ ہارٹ لے نے اسے "ایک بصیرت افروز جائزہ" قرار دیا تھا۔

اس کے بعد بھی ڈیوک آف ایڈنبرا کی سائنس میں دلچسپی کے مزید شواہد ملے ہیں۔ صنعت میں سائنس سے جو مدد لی جا رہی ہے اس میں ان کی دلچسپی بہت زیادہ ہے اور ایک طرح سے یہ بے حد ضروری۔ کیونکہ ملک کے مستقبل کے لئے صنعتی ترقی کی اہمیت سب سے زیادہ ہے۔

شاہ جارج ششم نے جب وہ ابھی ڈیوک آف یارک ہی تھے ایک بار پیشہ وروں کے ایک عشائیہ میں افسوس کا اظہار کیا تھا کہ شاہی خاندان کے افراد کو شہریوں کے پیشے اختیار کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ انہیں خدشہ تھا کہ شاید عوام یہ خیال کرتے ہوں گے کہ شاہی خاندان کے افراد دماغ ہی نہیں رکھتے۔ اس لئے انہیں یہ کام کرنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔

اس خدشہ میں کوئی حقیقت تھی یا یہ محض ایک مذاق کی حیثیت رکھتا تھا۔ لیکن اس اظہار خیال کے بعد سے اب تک ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے بے اندازہ مواقع بہم پہنچائے ہیں۔ جن سے شاہی خاندان کے افراد کی صحیح لیاقت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے، بلاشبہ ان میں اظہار خیال کی ایسی خداداد استعداد ہے جس پر بعض سیاست دان بھی رشک کرتے ہیں۔

شہزادہ فلپ نے ملک کے ہر طبقہ میں جو عزت و احترام حاصل کیا ہے وہ برطانیہ تک محدود نہیں بلکہ اس کی سرحدیں دولت مشترکہ کے ملکوں تک پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ کتنی حیرت انگیز بات ہے کہ آج سے دس گیارہ برس پہلے وہ بہت کم معروف تھے۔ جنوری ۱۹۴۷ء میں جب شہزادی الزبتھ اور شاہی بحریہ کے لفٹیننٹ فلپ ماؤنٹ بیٹن کی منگنی کا اعلان کیا گیا تو وہ گمنامی سے نکل کر یکایک پبلک زندگی میں نمایاں حیثیت حاصل کر گئے۔ اس تھوڑے عرصہ میں انہوں نے جو ترقی کی ہے اس سے ان کے اثر رسوخ کا اندازہ ہو سکتا ہے یہ اثر رسوخ ملکہ الزبتھ دوم کے عہد حکومت میں محسوس کیا جا رہا ہے۔ اور یہی وہ اثر رسوخ ہے جو بادشاہت کے مستقبل پر بھی اپنا عکس ڈالیگا

۵۷-۱۹۵۶ء کے دنیا کے عالمی دورہ کے متعلق کتاب کے دیباچہ میں ڈیوک آف ایڈنبرا نے لکھا ہے کہ مجھے سیر و سیاحت پسند ہے۔

یہ عالمی دورہ اڑتیس ہزار میل کے سفر پر مشتمل تھا۔ جس میں سے تیس ہزار میل کا سفر شاہی کشتی برٹینیا پر اور پندرہ ہزار میل کا سفر طیارہ کے ذریعہ طے ہوا تھا

ماہ جنوری ۱۹۵۹ء میں وہ اپنے تیسرے سمندری سفر پر روانہ ہوتے ہندوستان اور پاکستان ہوتے ہوئے بعد میں وہ سنگاپور، سارا واک، برونی، شمالی بورنیو، ہانگ کانگ، جزائر گلوٹ اور ایلس، جزیرہ کرسمس، بہاماس اور برموڈا کا دورہ کریں گے۔

ڈیوک کو قطعی طور پر مادی ترقی سے ہی دلچسپی نہیں ہے ایسا مشینی دور جس میں فرد کو نہ سانس لینے کی آزادی ہو اور نہ جسم و روح کی ترقی کے مواقع حاصل ہوں، ان کے نزدیک بے معنی ہے۔ ڈیوک آف ایڈنبرا کی مطالعاتی کانفرنس ۱۹۵۶ء میں آکسفورڈ میں منعقد ہوئی تھی اس میں عام دولت مشترکہ ممالک کے پینتالیس سال سے کم عمر کے دو سو ماہرین فلاح و بہبود شامل تھے۔ اس کانفرنس کا مقصد یہ معلوم کرنا تھا کہ جدید صنعتی معاشرے میں بہترین اور پرسکون زندگی کس طرح بسر کی جا سکتی ہے۔ ڈیوک کی قومی کھیل کے میدانوں کی انجمن، بیرونی ملکوں میں تربیتی اسکولوں اور نوجوانوں کے دوسرے منصوبوں سے جو دلچسپی ہے، پھر لڑکوں کے لئے خود ان کی اپنی انعامی اسکیمیں۔ جو حال ہی میں لڑکوں کے لئے بھی بنائی گئی ہیں۔ ان سب کا مقصد فرد کو اپنی ذاتی کوششوں سے ترقی کی منزل تک پہنچنے کی ہمت افزائی کرنا ہے۔

ڈیوک کی انعامی سکیم کے لحاظ سے پیشقدمی نوجوانوں کی طرف سے کی جانی چاہیئے نہ کہ لیڈر کی طرف سے جو محض سوالات کا جواب دینے اور رہبری و مدد کے لئے وہاں موجود رہتا ہے۔

ڈیوک آف ایڈنبرا علم کے بے حد شائق ہیں۔ ان کا دورہ پاکستان ان کے کردار کا مظہر ہے۔ وہ بحیثیت شہزادہ کے نہیں بلکہ بین الاقوامی انجمن برائے ترقی و فروغ سائنس کے سابق صدر کی حیثیت سے آئے ہیں۔ اور پاکستان انجمن برائے فروغ سائنس کے سالانہ اجلاسوں میں برطانوی انجمن کی نمائندگی کریں گے۔ وہ محض افتتاحیہ اجلاس میں شرکت کرنے پر اکتفا نہیں کریں گے۔ بلکہ وہ ہر کانفرنس میں ایک ہفتہ صرف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سائنسدانوں ان کے مسائل اور کارناموں کو جاننے کے لئے وہ زیادہ سے زیادہ اجلاسوں میں شرکت کریں گے۔ کانفرنس کے اجلاس کے بعد وہ ملک کے ان سائنسی اور صنعتی مرکزوں کا بھی دورہ کریں گے۔ جو متعلقہ سوسائٹی کے زیر سرپرستی ہیں۔

ڈیوک آف ایڈنبرا محض سنی سنائی باتوں پر قانع نہیں ہو جاتے بلکہ وہ ہر ہنر کو سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب انہوں نے ان بجلی کے پرزوں کی آزمائش کی۔ جو موٹر ڈرائیور کے رد عمل کی رفتار بتاتے ہیں۔ تو انہوں نے دیکھا کہ رفتار انتہائی تیز تھی۔ وہ تربیت یافتہ پائلٹ ہیں اور ابھی حال ہی میں انہوں نے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کی حیثیت سے بھی تربیت پائی ہے

ڈیوک آف ایڈنبرا کے کردار میں بذلہ سنجی بھی شامل ہے۔ وہ ہمیشہ بڑی خندہ پیشانی اور بے تکلفی سے ہر شخص سے ملتے ہیں۔ اور کونسل کے ممبروں یا صنعت کاروں کے مباحثات سے پیدا شدہ کشیدگی کے ماحول کو اپنی بذلہ سنجی سے پل بھر میں بدل دیتے ہیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے مزاح اور لطیفہ سنجی کی ضرورت ہے۔ لیکن ڈیوک کی بہت سی باتیں حقیقی معنوں میں بذلہ سنجی کا پہلو لئے ہوئے ہوتی ہیں۔

وہ ایک بہترین مقرر اور حاضر جواب آدمی ہیں۔ ریاکاری کو برداشت نہیں کر سکتے وہ سنجیدگی کے موقع پر سنجیدہ رہتے ہیں۔ سامعین ان کی تقاریر بڑے انہماک اور دلچسپی سے سنتے ہیں۔ ان کی تقاریر پڑھی جاتی ہیں اور ان پر بحث و مباحثہ ہوتا ہے۔ فی الحقیقت ڈیوک آف ایڈنبرا جو کچھ کہتے ہیں۔ آزادانہ کہتے ہیں۔ کوئی سرکاری حیثیت ان کی تقریر میں مانع نہیں ہوتی۔

بین الاقوامی ارضیاتی سال کے موقع پر ان کے طویل ٹیلی ویژن پروگرام نے لاکھوں انسانوں کو بین الاقوامی سائنسی تعاون کے عظیم کارنامے کا مفہوم سمجھانے میں مدد دی۔ ان میں سے بہت سے تو محض ٹیلی ویژن کا پروگرام ڈیوک کا دیدار کرنے کی غرض سے دیکھ رہے تھے

ڈیوک آف ایڈنبرا کو نیز مشہور مقامات دیکھنے کا بھی شوق ہے ۱۹۵۹ء کے سفر میں جہاں دور دراز ایسے علاقوں کا دورہ شامل ہے جو ان کے لئے بالکل نئے ہوں، وہ گرم ممالک کے طویل راستے سے ہوتے ہوئے دنیا بھر کا چکر لگائیں گے۔

آئندہ سال ان کی سب سے زیادہ مصروفیات اور طویل ترین سفر کا سال ہے۔ لیکن یہ اس شخص کی طبیعت کے بالکل موافق ہے جو خالی رہنا پسند نہیں کرتا دیکھیں

درخواست دعا

خاکسار اور خاکسار کے ایک غیر احمدی دوست مشتاق احمد امسال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں احباب سے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد اسلم شاد کھیوڑہ

شہروں میں مستقل آبادکاری کی سکیمیں تیار ہو چکی ہیں

وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں کا اعلان

لاہور ۱۴ر فروری۔ وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے بتایا ہے کہ شہری علاقوں میں مہاجرین کی مستقل آبادکاری کی سکیمیں اب بالکل تیار ہو چکی ہیں اور متروکہ جائدادوں کی مستقل الاٹمنٹ کا کام بہت جلد شروع کر دیا جائے گا۔

وزیر بحالیات تیزگام کے ذریعہ کراچی سے لاہور پہنچ کر ریلوے سٹیشن پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ آپ نے کہا متروکہ جائدادوں کی مستقل الاٹمنٹ کا کام بہت جلد شروع کر دیا جائے گا۔ اور جہاں تک دیہی علاقوں میں بے خانماں لوگوں کی آبادکاری کا تعلق ہے حکومت اپنے فیصلے کا اعلان پہلے ہی کر چکی ہے۔ اس فیصلے کی تکمیل کے سلسلے میں ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہم اس معاملے کی طرف پوری توجہ مبذول کر رہے ہیں

وزیر بحالیات لاہور میں گورنروں۔ مرکزی وزراء اور چیف سیکرٹریوں کی کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے ہیں۔ توقع ہے کہ وزیر بحالیات کے قیام لاہور کے دوران جموں و کشمیر کے مہاجرین کی مستقل آبادکاری کے احکام جاری کر دئے جائیں گے

وزیر بحالیات جب پچھلی بار لاہور آئے تھے تو انہوں نے کشمیری مہاجرین کے اعداد و شمار طلب کئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ رپورٹ تیار ہو چکی ہے۔

توقع ہے کہ کشمیری مہاجرین کی مستقل آبادکاری کے احکام جاری کرنے سے پہلے وزیر بحالیات راولپنڈی جہلم، گجرات، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کے ڈپٹی کمشنروں سے خطاب کریں گے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ کشمیری مہاجرین زیادہ تر انہی اضلاع میں آباد ہیں۔ ان اضلاع کے ڈپٹی کمشنر وزیر بحالیات کو اس جائداد کی تفصیلات سے آگاہ کریں گے جہاں کشمیری مہاجرین کو مستقل بنیادوں پر آباد کرنا مقصود ہے۔

یاد رہے کہ غلام محمد بیراج میں بھی کشمیری مہاجرین کے لئے تقریباً دس ہزار ایکڑ اراضی مختص کی جا چکی ہے۔ خیال ہے کہ وزیر بحالیات اپنے قیام لاہور کے دوران بعض اضلاع میں مہاجر دعویداروں کی مستقل آبادکاری کے احکام بھی جاری کریں گے۔ اس سلسلہ میں سر دست ان اضلاع کو منتخب کیا جائے گا جہاں دعویداروں کی تعداد کم ہے۔ جنرل اعظم خاں ایک ہفتے تک کراچی واپس پہنچیں گے۔

برما میں جنرل نی ون کی حکومت مستعفی ہو گئی

رنگون ۱۴ر فروری۔ کل جنرل نی ون کی حکومت مستعفی ہو گئی۔ وزیر اعظم جنرل نی ون نے کل صبح پارلیمنٹ کو بتایا کہ میں نے اپنی کابینہ کا استعفےٰ صدر کو پیش کر دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ملک کے حالات ابھی تک اتنے خراب ہیں کہ ان میں آزادانہ انتخابات نہیں ہو سکتے۔

جنرل نی ون نے کہا ہے کہ اگر ایوان چاہے تو انتخابات اپریل میں ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس امر کا کوئی امکان نہیں کہ ایسے انتخابات آزادانہ ہوں اس وقت مخالف پارٹیوں کے درمیان سخت دشمنی پائی جاتی ہے۔ باہمی عجز سخت سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ یاد رہے جنرل نی ون کی حکومت کو صرف نگران حکومت کی حیثیت حاصل تھی

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیارات A.C.T جھنگ

مقدمہ فک الرہن واقعہ موضع جھنگ چک جنوبی تحصیل جھنگ

محمد بخش ولد پیر بخش۔ میر بخش۔ واحد بخش۔ محمد مقصود پسران محمد بخش۔ محمد یوسف نابالغ برفاقت محمد بخش برادر خود۔ عبدالرشید۔ مقبول احمد پسران نذیر حسین خوجہ سکنہ گھیانہ تحصیل جھنگ۔ بنام کرم چند ولد ساون مل۔ دائے صاحب۔ دیوراج ولد پیارے رام غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۵ رقبہ بقدر $\frac{۱۴}{۱۲}$ مطابق جمعبندی سنہ ۵۶-۵۵ء۔

مندرجہ بالا میں کرم چند وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں۔ جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ $\frac{۲}{۵۹}$-۲۰ بوقت ۹ بجے صبح مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج مورخہ $\frac{۲}{۵۹}$-۶ بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط) سپیشل کلکٹر جھنگ

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال بہادر باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن واقعہ اللہ یار جوتہ تحصیل شورکوٹ

بمقدمہ مراد۔ نواب پسران احمد قوم جوتہ سکنہ اللہ یار جوتہ تحصیل شورکوٹ بنام مسماۃ بخت بائی بیوہ تلوکہ غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۲۹ کا $\frac{۱}{۲}$ حصہ رقبہ بقدر $\frac{۱۲}{۴}$ کنال

بمقدمہ عنوان مندرجہ بالا میں مسماۃ بخت بائی فریق دوئم غیر مسلم ہے جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلی گئی ہے۔ جس پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ $\frac{۲}{۵۹}$-۲۳ صبح ۹ بجے مقام جھنگ صدر حاضر عدالت آ کر پیروی مقدمہ کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج مورخہ $\frac{۲}{۵۹}$-۶ کو بہ ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط) سپیشل کلکٹر جھنگ

اعلان نکاح

مورخہ $\frac{۲}{۵۹}$-۷ بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ جہانگیر پورہ پشاور میں مکرم قاضی محمد یوسف صاحب پراونشل امیر جماعت احمدیہ سرحد نے آفتاب احمد صاحب ولد حکیم عبدالرحیم صاحب وزیدی ساکن کوہاٹ کا نکاح ہمراہ امۃ القیوم صاحبہ بنت مولوی عبدالکریم صاحب ساکن پشاور بعوض حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہو۔ (محمد احمد نعیم مولوی فاضل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کوہاٹ)